إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۸۵۳

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔۔۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔۔۔

نمبر ۱۲۸	مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۱ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۵۔ اپریل بذریعہ ریل لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے حرم ثانی سیدہ ام طاہر جو کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ ان کے علاج کی غرض سے حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا:۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب سلسلہ کی بعض ضروری خدمات کو سرانجام دینے کے لئے ۱۵۔ اپریل شملہ تشریف لے گئے تھے۔ جہاں سے فارغ ہو کر آپ چند روز کے لئے کراچی جائیں گے:۔

۲۵۔ اپریل آندھی کے بعد کسی قدر بارش ہوئی:۔

چند اہم تقریبات

۲۵۔ اپریل بروز دوشنبہ صبح آٹھ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مکان واقعہ دارالانوار کی بنیادی اینٹ رکھنے کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے پہلے مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال کے مکان کی بنیادی اینٹ رکھی اور مجمع سمیت دعا فرمائی۔ بعد ازاں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ پھر حضور نے اپنے مکان کی تجویز کردہ جگہ میں جا کر پہلے جنوب کی طرف پانچ اینٹیں بطور بنیاد رکھیں۔ پھر شمال مغربی طرف پہلے ایک اینٹ خود رکھی۔ اور چار اینٹیں مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب سید ناصر شاہ صاحب۔ پیر افتخار احمد صاحب سے علے الترتیب رکھوائیں اسی طرح شمال مشرقی جانب ایک اینٹ خود رکھی۔ اور چار مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس سے رکھوائیں۔ اس کے بعد دعا فرمائی۔ اور پھر شیرینی تقسیم کی گئی:۔

اس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر بجانب مشرق مولوی عبدالرحیم صاحب درد کا مکان بننے والا ہے حضور نے ان کے مکان کی بھی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر بھی مٹھائی تقسیم کی گئی:۔

اسی دن ۹ بجے کے قریب حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کا افتتاح فرمایا۔ جو مسجد اقصےٰ کی قریبی عالیشان عمارت میں حال ہی میں منتقل کئے گئے ہیں۔ حضور کے اپنے مکان سے باہر تشریف لانے پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ ناظر صاحب بیت المال۔ اور محاسب صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ اور دفتر محاسب۔ و بیت المال کا ملاحظہ کرایا۔ جو اگرچہ پہلی ہی جگہ ہیں۔ لیکن پہلے کی نسبت زیادہ وسیع کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور جدید عمارت دفاتر کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں دروازہ پر ناظر صاحب اعلیٰ نے معہ دیگر ناظر صاحبان و کارکنان حضور کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر کارکنوں نے حضور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ناظر صاحب اعلیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حسب ذیل دفاتر کا ملاحظہ کرایا:۔

دفتر مقبرہ بہشتی۔ کمرہ سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ دفتر ناظر اعلیٰ و آڈیٹر۔ کمرہ ناظر تالیف و تصنیف۔ کمرہ ناظر اعلیٰ و مجلس مشاورت۔ پرائیویٹ کمرہ ناظر اعلیٰ۔ دفتر امور خارجہ۔ کمرہ ناظر تعلیم و تربیت۔ دفتر تعلیم و تربیت۔ دفتر ناظر دعوت و تبلیغ۔ کمرہ ناظر دعوت و تبلیغ۔ کمرہ ناظر امور عامہ۔ دفتر ناظر امور عامہ۔ پرائیویٹ کمرہ برائے ناظران۔ بالائی منزل:۔

حضور نے ان کمروں کا معائنہ فرماتے ہوئے بعض ہدایات بھی دیں۔ اور کمروں کو دیکھ کر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد حضور سب سے نچلی منزل میں تشریف لے آئے جہاں دعوت چا[ئے] اور فواکہات کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور جس میں کارکنوں کے علاوہ دوسرے اصحاب بھی مدعو تھے۔ دعوت سے فراغت کے بعد مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر ناظر صاحب اعلےٰ نے ایڈریس پڑھا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی:۔

یہ ایڈریس اور حضور کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ درج کی جائے گی۔ عمارت کا بڑا دروازہ اور اندرونی صحن بہت خوبصورتی کے ساتھ گملوں اور بیل بوٹوں سے سجایا گیا تھا۔ جس سے عمارت کی شان دوبالا ہو گئی تھی۔ اس عمارت کی درستی۔ اصلاح اور دفاتر کی ترتیب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنا بہت سا وقت صرف فرمایا۔ اور تمام کام آپ کی ہدایات کے ماتحت نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اگرچہ اس عمارت میں سب سے پہلے حضرت میاں صاحب موصوف کا ہی دفتر آیا تھا۔ اور اس وقت آیا تھا۔ جبکہ عمارت نہایت خستہ حالت میں تھی۔ اور پھر عمارت کی مرمت اور آراستگی کا سارا کام آپ نے ہی کرایا۔ لیکن جب دفاتر کو اس میں منتقل کیا گیا۔ تو آپ نے اپنے لئے ناظر صاحب اعلیٰ کا پہلا دفتر پسند فرمایا:۔

عمارت کے بڑے دروازہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل دو الہام جلی قلم سے لکھے گئے ہیں:۔

(۱) یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(۲) "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔"

انہی الہامات کی تشریح میں اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی:۔

ان اہم تقریبات کے لحاظ سے ۲۵- اپریل کا دن یوم الافتتاح کہلانے کا مستحق ہے:۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد

لجنہ اماء اللہ قادیان اور گرلز سکول کی لڑکیوں کا قابل تعریف ایثار

یتیموں اور بیواؤں کی مالی امداد

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے بتاریخ ۲۰- اپریل ۱۹۳۲ء آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو ۳۸- روپے ۲- آنے نقد اور ایک نقرئی ہار و انگشتری چندہ میں کشمیر کے مظلوم و بے کس یتیموں اور بیواؤں کی امداد کے لئے ملی۔ اور سیکرٹری صاحبہ نے وعدہ فرمایا۔ کہ وُہ اس غرض کے لئے مستورات سے اور بھی چندہ جمع کر کے بھجوائیں گی۔ چنانچہ اس وعدہ کے مطابق ۲۱- اپریل ۱۹۳۲ء کو سیکرٹری صاحبہ نے ۴۲- روپے ۱۲- آنے ۶- پائی کی رقم گرلز سکول کی لڑکیوں سے اور ۲۴- اپریل کو ۷- روپے ۲- آنے کی رقم خواتین سے چندہ جمع کر کے بھجوائی۔ جس کے لئے ہم اپنی ان محترم بہنوں کا عموماً۔ اور سکرٹری صاحبہ کا خصوصاً بصد خلوص شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دُوسری مسلمان بہنوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور ان مظلوم بیواؤں اور بے کس یتیموں کے لئے جن کے خاوند اور باپ آزادی کی پُرامن جنگ میں جد و جہد کرتے ہُوئے اپنی عزیز جانیں قربان کر چکے ہیں۔ چندہ کر کے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نام یا مُسلم بنک آف انڈیا لاہور میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب میں بھجوائیں:۔

خاکسار شمس کاشمیری اسسٹنٹ سکرٹری کشمیر کمیٹی

لنڈن مشن کی دینی خدمات

ماہ جنوری میں اگرچہ سردی، بارش اور دُھند وغیرہ بکثرت رہی۔ تاہم مسجد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر اتوار کو کافی تعداد میں احباب جمع ہو جاتے رہے۔ قرآن مجید اور دُوسری کتب کے درس کے علاوہ رمضان مبارک کے روزوں کے متعلق بھی نومسلموں کو تاکید کی جاتی رہی ہے۔ اور ان کو بذریعہ ایک سرکلر بھی توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ فرداً فرداً دریافت کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ عام طور پر نومسلموں نے روزے رکھے۔ بعض سے کوئی نہ کوئی غلطی ہو گئی۔ مگر بعض نے نہایت التزام سے اوقات وغیرہ کی پابندی کی۔ ایک شخص نیا داخل اسلام ہُوا۔ اللہ تعالےٰ استقامت دے:۔

گذشتہ ماہ مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے ایک سیاسی تقریر میں مسلمانوں کے حقوق کی وضاحت کی جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ اجتماع میں بڑے بڑے لوگ تھے۔ ایک شخص جو ہندوستان میں صوبہ اودھ کا چیف جج بھی رہ چکا ہے۔ اس نے بھی تقریر کرتے ہُوئے مسلمانوں کے مطالبات کو صحیح تسلیم کیا۔ اور سر مائیکل اوڈوائر نے بھی تقریر کی:۔

یوں تو مسجد کے تمام غیر مسلم زائرین کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ لیکن اس ماہ پانچ اصحاب کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ اور اسلام و احمدیت کے متعلق لٹریچر دیا گیا۔ ملاقاتوں کے ذریعہ زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۲۰- اشخاص کو لٹریچر دیا گیا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد اور دلچسپی خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور اتوار کو ہمیں اچھی معروفیت رہتی ہے۔ بعض غیر مسلم نوجوانوں کو بھی بغرض تبلیغ پڑھانا شروع کیا ہے۔ برادرم فقیر محمد خاں صاحب انگزکٹو انجنیر بھی یہاں قیام کے عرصہ میں غیر مسلموں کو خود قیمت دے کر لٹریچر دیتے رہے:۔

ہمارے ایک نومسلم بھائی مسٹر معاذ بار کرنے جن پر ایک مقدمہ تھا دوران مقدمہ میں اپنے ایمان کی پختگی کا نہایت اعلےٰ ثبوت دیا جب ان کو بائبل پر قسم کھانے کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں مُسلمان ہوں قرآن مجید پر قسم کھاؤنگا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید پر قسم کھائی۔ انہیں ڈر تھا۔ کہ عیسائی منصف تعصب سے کام نہ لیں۔ لیکن الحمد للہ کہ وُہ بالکل بری ہو گئے۔ اور ان کے ایمان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہُت ترقی ہوئی۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب جو جنوبی افریقہ کے باشندہ ہیں۔ ان کو اپنے وطن جا کر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنے کا بڑا شوق ہے۔ خاکسار نے ان کو گذشتہ ماہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور ختم نبوت و اجرائے نبوت کے مفصل دلائل لکھائے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ مسز [illegible] Webber اور مسز آرچی بالڈ Hamilton نے باغیچہ کے لئے بہت سے عمدہ پودے تحفۃً دیئے۔ باغیچہ پہلے سے بہت خوشنما ہو رہا ہے۔ الآخر کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد یار عارف۔ مبلغ لنڈن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور جماعت احمدیہ

بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام

ہندوستان میں انقلاب عظیم

جو لوگ رفتار زمانہ کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی سیاسی معاشرتی۔ تمدنی۔ مذہبی۔ غرضیکہ ہر نوع کی زندگی میں انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے۔ مغرب پرستی کے شوق میں نوجوان مادیت کا شکار ہو کر روحانیت اور مذہبیت سے روز بروز دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ بے دینی بڑھ رہی ہے اور مغربی رنگینیاں اور آوارگیاں ایشیا کے سادہ تمدن اور معاشرت کی جگہ لے رہی ہیں۔ ہر شخص اپنے گردوپیش نظر ڈالے۔ اپنی بچپن کی زندگی پر اور اپنے ہمعصروں کی زندگی پر ان کے عادات و اطوار پر اخلاق پر۔ اور خیالات پر اور پھر اس دور کے نوجوان طالب علموں کی زندگی کا مطالعہ کرے۔ تو اسے صاف نظر آ جائے گا۔ کہ آج سے دس یا بیس سال قبل مسلمان نوجوانوں میں جو سادگی۔ اخلاص۔ اور تہذیب پائی جاتی تھی۔ وہ اب نہیں ہے۔ اس کی بجائے آوارگی۔ گستاخی اور بے ادبی پائی جاتی ہے۔ اس رفتار کو دیکھ کر باسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ چند سالوں میں یہ طوفان اور بھی زیادہ تباہ کن صورت اختیار کرنے والا ہے۔

انبیاء کی آمد

خدا تعالےٰ کے انبیاء اور مامورین دُنیا میں اسی لئے آتے ہیں۔ کہ مخلوقِ خدا کو لامذہبیت اور بے دینی کے انسانیت سوز طوفان سے بچا کر سلامتی اور امن کے مقام پر پہونچا دیں۔ اور انسانی قلوب میں ایسا جذبہ پیدا کر دیں۔ جو مادیات سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجُوع کر دے۔ ناممکن تھا۔ کہ اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب پرستی کے ہولناک طوفان کے خطرات کو محسوس نہ کرتے۔ آپ نے اسے محسوس کیا۔ اور اس کے ازالہ اور اس کے زہریلے اثرات سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے مختلف طریق تجویز فرمائے

اس وقت صرف ایک طریق کا جو ہمارے اس مضمون کے موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ ذکر کیا جاتا ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی بخوبی جانتا ہے۔ کہ کسی قوم کی اصلاح اور ترقی کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ اس کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا درست اور صحیح طور پر انتظام کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیان میں دُنیوی تعلیم کا انتظام نہایت ضروری خیال فرمایا۔ تاکہ اس لحاظ سے بھی آپ کے مشن کی تکمیل ہو۔ اور تا جماعت احمدیہ کے نونہال دُوسرے شہروں کی زہرآلود اور مسموم ہوا سے محفوظ رہ کر خالص اسلامی فضا اور ماحول میں پرورش پائیں۔ بڑھیں اور پھولیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی گزشتہ تاریخ اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ وُہ اس غرض کو کماحقہٗ پورا کر رہا ہے۔ بشرطیکہ مجموعی طور پر اسے دیکھا جائے۔ کیونکہ اگر کسی چیز کے ضرر یا نفع کا اندازہ کرنے کے لئے اس سے متاثر ہونے والے ہر فرد کی زندگی کو زیر بحث لایا جائے۔ تو ہم عموماً یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس معیار پر دنیا کی کسی چیز کی خوبی یا برائی ثابت نہیں کی جا سکتی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فارغ التحصیل نوجوان

اس وقت تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے اپنی جماعت کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خدا کے فضل سے جو کام کیا ہے۔ وُہ بہت ہی نمایاں ہے۔ اور جماعت کے سامنے اس کے نہایت اہم نتائج موجود ہیں ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یہاں سے تعلیم پا کر نکلنے والا ہر فرد فرشتہ ہے لیکن یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول یا قادیان کی دُوسری درسگاہوں کا فارغ التحصیل نوجوان مذہبی اور دینی لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت رکھیگا اس کی طبیعت میں صلاحیت اور سعادت خصوصیت سے پائی جائیگی۔ اور وُہ لامذہبیت اور فتنہ افرنگ کا مقابلہ کرنے کی اہلیت [illegible] زیادہ رکھتا ہوگا۔

زیر تعلیم طلبا

اسی طرح وُہ بچے جو اس وقت اس سکول میں تعلیم حاصل کر [illegible] دُوسرے سکولوں کے طلباء سے زیادہ بہتر صفات کے مالک [illegible] ان سے یہ توقع رکھنا تو بہت زیادہ ہے۔ کہ وُہ اس عمر میں امام [illegible] یا امام رازی ؒ کے ہم پلہ ہوں لیکن بچپن کے خواص اور تقاضوں [illegible] نظر انداز کر کے اگر دیکھا جائے۔ تو ان کا مستقبل بہت زیادہ رو[illegible] اور شاندار نظر آئے گا۔

قادیان کی خصوصیات

ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خود بھی اس کیفیت کو محسوس نہ کر [illegible] لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مخفی طور پر اُن کے دل و دماغ پر احمدیت [illegible] رنگ میں رنگین ہو کر دینداری۔ خدا پرستی۔ اور تقوی اللہ کے [illegible] پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ اس کے سامان میسر ہیں۔ سکول میں دینی تعلیم پانے کے علاوہ قرآن کریم کا د[illegible] سُننے اور اس کے حقائق و معارف سے واقف ہونے کا [illegible] ملتا ہے۔ تمام نمازیں باقاعدہ جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کر[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات اور تقریر[illegible] ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ کے مواعظ اور نصائح سے بہرہ اندوز ہو[illegible] اور ہر وقت دینی فضاء میں رہتے ہیں۔ ان کے گردوپیش ہر دق[illegible] علمی مذاکرات ہوتے ہیں۔ خیر خواہ اور دیندار اساتذہ کی نگ[illegible] رہتے ہیں۔ یہ تمام خصوصیات ایسی ہیں۔ جو قادیان کے سوا اور [illegible] جگہ میسر نہیں آ سکتیں۔

تعلیمی انتظامات

ان کے ساتھ ہی تعلیمی لحاظ سے بھی تعلیم الاسلام ہائی سکو[illegible] رکھتا ہے۔ سٹاف میں آٹھ ٹرینڈ گریجوایٹ ہیں۔ جن میں سے [illegible] بی۔ ایس۔ سی ہیں۔ لڑکوں کے اندر تقریر و تحریر کا ملکہ پیدا کر[illegible] لئے ڈیبیٹنگ کلب موجود ہے۔ اور تحریری ملکہ پیدا کرنے [illegible] رسالہ بھی نکلتا ہے۔ جس میں طلباء کے مضامین چھپتے ہیں۔ لیب[illegible] کو اپ ٹو ڈیٹ بنانے کے لئے صرف زرِ کثیر سے ریڈیو کا س[illegible] گیا ہے۔ فزیالوجی اور ہائی جین کی کلاسیں بھی موجود ہیں۔ غ[illegible] ہر لحاظ سے ہمارا یہ سکول مکمل اور دوسرے سکولوں سے بہتر تعلیم[illegible] رکھتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست

ان حالات میں ہم اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ درخواست [illegible] کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کرائیں [illegible] کے علاوہ قومی اغراض کے لحاظ سے بھی ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے [illegible] تعلیم و تربیت جس قدر بھی ممکن ہو۔ بہتر طریق پر کریں جس کی یہی [illegible] کہ ان کو قادیان کی کسی درسگاہ میں داخل کریں۔

تعلیمی اخراجات

یہاں کے اخراجات بھی بالکل واجبی ہیں۔ اور دُوسری جگہوں سے زیادہ نہیں۔ بلکہ یقیناً کم ہیں۔ چونکہ یکمشت کچھ رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے شائد بار معلوم ہوتی ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گھر پر والدین اس سے کئی گنا زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ بایں ہمہ اگر والدین ایسے معمولی اخراجات سے بھی ڈرتے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ وُہ چند روپے بچالیں۔ لیکن اپنی جان سے عزیز اولاد کو بے دینی اور لامذہبیت کے بے پناہ طوفان کی موجوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ حالانکہ دیندار والدین کی شان سے یہ قطعاً بعید ہے۔ پس ہر صاحب اولاد احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنے قابل تعلیم بچوں کو یہاں بھیجیں۔ اور نہ صرف اپنے بچوں کو بھیجیں۔ بلکہ غیر احمدی اصحاب کو بھی تحریک کریں۔ کہ وُہ بھی اپنے بچوں کو بھیجیں ؛

مظلومین علاقہ میرپور کی امداد اور جمعیۃ العلماء

نام نہاد جمعیۃ العلماء نے ایک عرصہ سے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ہر اس بات کی حمایت کرے۔ جو مسلمانوں کے لئے نقصان رساں اور تباہ کن ہو۔ اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرے۔ جو مسلمانوں کو اغیار کی دست برد سے بچانے۔ اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے عمل میں لائی جائے۔ کئی ماہ سے مسلمانانِ کشمیر جن روح فرسا واقعات میں سے گزر رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے دور دراز کے مسلمان بھی اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور جس رنگ میں ان سے ہو سکتا ہے۔ امداد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن "جمعیۃ العلماء" والے جو نہ صرف تمام مسلمانوں کی مذہبی راہنمائی کے دعویدار ہیں۔ بلکہ سیاسی لیڈری کے بھی مدعی ہیں۔ ان پر اس وقت تک کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور انہوں نے نہ صرف کسی رنگ میں مظلومین کشمیر کی امداد نہیں کی۔ بلکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بلاوجہ بار بار مخالفت کر کے سخت نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے ؛

حال میں جب علاقہ میرپور کے مظلومین تشدد اور روح فرسا مظالم سے تنگ آکر اپنا گھر بار چھوڑ کر سینکڑوں کی تعداد میں جہلم آنے پر مجبور ہوگئے۔ تو مسلمانان جہلم نے بلا لحاظ مذہبی اختلافات کے متفقہ طور پر ان کی نہایت ہی قابل قدر۔ اور لائق تعریف امداد کی۔ ہر شریف انسان کے نزدیک مسلمانان جہلم کا یہ فعل قابل صد تعریف ہے۔ لیکن جمعیۃ العلماء کے ایک نمائندہ نے اس موقعہ پر بھی فتنہ انگیزی کی کوشش کی۔ اور یہ لکھ دیا کہ

"مہاجرین کی امداد کے لئے ایک ریلیف کمیٹی ۹۔ اشخاص کی بن گئی ہے۔ جس کے صدر حافظ نور محمد صاحب میونسپل کمشنر جہلم ہیں اور یہ ایک اچھے محنتی کارکن ہیں۔ اس کمیٹی نے بر وقت مہاجرین کی خدمت بھی کی ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہوگئی ہے۔ کہ اس کمیٹی میں دو قادیانی حضرات بھی شامل ہیں۔ اور یہ حضرات اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے سب پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کمیٹی پر اعتماد نہیں ہونا چاہیئے" ؛

"جمعیۃ العلماء" کے نمائندے نے اگرچہ شرارت سے کام لے کر اس کمیٹی کو بدنام کرنا چاہا۔ جس نے مظلومین کی امداد کا بہترین کام کیا۔ لیکن دراصل اس نے احمدی اصحاب کی مظلومین ریاست کے متعلق ہمدردی اور خدمت گزاری کا اعتراف کیا ہے۔ کیونکہ ۹ ارکان میں سے دو احمدیوں کا سب پر چھائے ہونے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے خلوص اور ہمدردی سے سب کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ اور مظلومین کی خدمت گزاری میں رات دن ایک کر دیا ؛

اس کے ساتھ ہی نمائندہ جمعیۃ العلماء نے یہ کہکر کہ "جہلم میں مجلس احرار کے کارکن بھی موجود ہیں۔ لیکن ان حضرات کو ابھی تک کام کا کوئی خاص اسلوب نہ معلوم ہو سکا" ظاہر کر دیا۔ کہ مظلومین ریاست کی جہلم میں جس قدر امداد کی گئی۔ وُہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کارکنوں نے ہی ان مسلمانان جہلم کے ساتھ مل کر کی جنہوں نے اس قسم کی قومی مصیبت کے وقت کسی قسم کے فرقہ وارانہ اختلاف کی پرواہ نہ کی۔ اس کے مقابلہ میں نہ جمعیۃ العلماء والوں نے کچھ کیا۔ اور نہ احراریوں کو توفیق حاصل ہوئی ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بہترین امداد کا یہ تازہ ثبوت ہے۔ جس کا اقرار جمعیۃ العلماء کے نمائندہ کو بھی بادل ناخواستہ کرنا پڑا۔ دیگر طریقوں سے بھی کشمیر کمیٹی بیش بہا امداد بہم پہونچا رہی ہے ؛

گائے اور آریہ

آریہ اگر آبائی رسم ورواج کے لحاظ سے گائے کو مقدس خیال نہ کرتے۔ بلکہ جیسا کہ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ وُہ گائے کے فوائد کے لحاظ سے اس کی قدر کرتے اور اس کی حفاظت ضروری سمجھتے ہیں تو ایک سیدھے سادے آریہ لالہ کانشی رام کے یہ کہنے پر۔ کہ:-

"آریہ سماجیوں کے نزدیک اب گائے کوئی مقدس جانور نہیں۔ اور اس میں اور بھیڑ یا سوئر میں کوئی فرق نہیں" اس قدر شور بپا کرتے۔ ان کا یہ شور وشر بتاتا ہے۔ کہ وُہ بھی گائے کے ایسے ہی پجاری ہیں جیسے پورانک ہندو۔ اور وُہ بھی گائے کی حفاظت اسی نقطہ نگاہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ جو عام ہندوؤں کا ہے ؛

اسی سلسلہ میں "پرکاش" (۱۰۔ اپریل) نے لکھا ہے کہ

"آج اگر گئو ہتیا ہو رہی ہے۔ تو اس کی Responsibility ذمہ داری ان ہندوؤں پر ہے۔ جو گوشت خوری کی برائی کو فروغ دینے کے ذمہ دار ہیں۔ ایسا کرنے سے وُہ ان چیزوں کو ختم کر رہے ہیں۔ جو گوشت خوروں کے استعمال میں آتی ہیں۔ اور موقعہ ہی نہ آتا۔ کہ وُہ گئو کی طرف متوجہ ہوتے۔ کاش پورانک سماج اپنی گئو بھگتی کا ٹھوس ثبوت دینے کو تیار ہو۔ اور وُہ اس طرح کہ ماس بھکشن کے پاپ کو عملاً چھوڑ دے" ؛

بات تو معقول ہے۔ اگر گوشت کھانے والی اقوام کو بھیڑ بکری کا گوشت دستیاب ہو سکے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ یہ جانور کثرت سے ہوں۔ اور ہندو ان کا گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو انہیں گائے کا گوشت کے لئے ذبح کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن کیا جب بھیڑ بکری میں بھی گائے کی طرح ہی جان ہے۔ تو گائے کو بچانے کے لئے ان جانوروں کو خود پیش کرنا خود گوشت نہ کھانے کی بجائے دُوسروں کو کھلانے کا انتظام کرنا نہیں۔ اور جو لوگ کسی جانور کو استعمال کے لئے ذبح کرنا پاپ سمجھتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ کیونکر جائز ہے۔

ڈاکخانہ شیخوپورہ میں ایک مسلمان ملازم سے بدسلوکی

سرکاری محکموں پر قابو یافتہ ہندو جس طرح مسلمان ملازموں کو تکالیف اور مشکلات میں مبتلا کر کے ملازمت سے علیحدہ ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال میں وُہ افسوسناک سلوک پیش کیا جاتا ہے۔ جو شیخوپورہ کے ہندو پوسٹماسٹر صاحب ایک قابل اور پرانے مسلمان کلرک کے ساتھ روا رکھ رہے ہیں۔ بابو شکر الٰہی صاحب قریباً دو سال تک کچہری کے سب آفس میں پوسٹ ماسٹر رہ چکے ہیں۔ اور نہایت قابلیت سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہندو ڈپٹی پوسٹ ماسٹر صاحب کی عنایت سے اب یہ عہدہ ایک نہایت ہی قلیل ملازمت رکھنے والے ہندو کو دے دیا گیا ہے۔ اور بابو صاحب کو ہیڈ آفس میں لگا دیا گیا ہے۔ اور طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ ہندو اکاؤنٹنٹ نے عین دفتری وقت میں پوسٹ ماسٹر کی موجودگی میں بابو صاحب کو گالیاں دیں جس کی باقاعدہ شکایت کی گئی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اور پوسٹ ماسٹر صاحب نے قطعاً توجہ نہ کی۔ اب حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ بابو شکر الٰہی صاحب کو نماز جمعہ کے لئے جانے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور جب وُہ اس کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ تو نہایت درشت الفاظ میں انکار کر دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کہہ دیا گیا۔ کہ کبھی نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور اگر زیادہ اصرار کرو گے۔ تو معطل کر دیا جائے گا۔ حالانکہ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے اس کی اجازت دی جا چکی ہے۔ اس مذہبی مداخلت کو دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ایک نمائندہ نے پوسٹماسٹر صاحب سے ملاقات کی۔ مگر انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ مجھے کسی ایسے سرکلر کا علم نہیں۔ جس میں جمعہ کی نماز کے لئے اجازت کا ذکر ہو ؛

اسی بارے تفصیلی اطلاع افسران بالا کو پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی طرف سے کر کے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔ چونکہ پوسٹماسٹر صاحب [illegible] شیخوپورہ کا تشدد ایک اہم مذہبی فریضہ میں مداخلت کی حد تک پہونچ گیا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ بہت جلد توجہ کی جائے۔ اور ایک مظلوم مسلمان ملازم کو مزید تکالیف اور نقصانات کا نشانہ بننے سے بچایا جائے ؛

فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا

بہترین نیکی

وہی ہے۔ جس پر انسان استقلال کے ساتھ قائم رہے۔ جو حالت بطور ایک دورہ کے ہوتی ہے۔ وہ حقیقی نہیں۔ بلکہ ایک

مرض کا نشان

ہوتی ہے۔ جس طرح ایک دماغی مرض والا انسان کبھی ہنسنے لگے تو ہنستا ہی چلا جاتا ہے۔ رونے لگے۔ تو روتا ہی جاتا ہے کھانے لگے۔ تو بس ہی نہیں کرتا۔ اگر سوتا ہے۔ تو سوتا ہی رہتا ہے۔ اور جاگنے لگے۔ تو ہفتوں اسے نیند ہی نہیں آتی۔ ان تمام باتوں میں اس کے

ارادہ کا دخل

بالکل نہیں ہوتا۔ اور کسی فعل پر اسے سزا نہیں دی جاتی۔ اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ اس قدر روتا یا ہنستا کیوں ہے بلکہ اس کا علاج کرتے ہیں۔ اس کا رونا رنج پر اور ہنسنا خوشی پر دلالت نہیں کرتا۔ سونا غفلت کی اور بیداری ہوشیاری کی دلیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح روحانی حالت میں بھی انسان پر ایسے اوقات آتے ہیں۔ جب وہ کسی

بیرونی اثر یا دماغی نقص

کی وجہ سے ایک خاص حالت کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر نماز پڑھنی شروع کرتا ہے۔ تو حد ہی کر دیتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اگر اسے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ بالکل چھوڑ چکا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نمازیں پڑھنا روحانی حالت کی ترقی کی وجہ سے نہ تھا۔ کیونکہ اگر خدا کے لئے وہ پڑھتا۔ تو چھوڑ نہ دیتا۔ وہ

ایک بیماری

تھی۔ جس طرح زیادہ کھانے یا زیادہ سونے کی بیماری ہوتی ہے۔ اسی طرح زیادہ نمازیں پڑھنے کی بیماری بھی ہوسکتی ہے۔ مجھے ایک دفعہ

لاہور کے پاگل خانہ میں

جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں سارے پنجاب کے پاگل رکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک پاگل کو میں نے دیکھا۔ جو شطرنج کھیلتا تھا۔ اور یہ شوق اس پر ایسا سوار تھا۔ کہ وہ خالی بیٹھ ہی نہ سکتا اس کے علاوہ اسے اور کوئی جنون نہ تھا۔ دنیا کی کوئی بات کرو شطرنج کھیلتے ہوئے اس کا معقولیت سے جواب دیتا تھا۔ اور اگر کوئی اور کھیلنے والا نہ ہو۔ تو خود ہی دو آدمی بن کر لگا رہتا۔ جونہی اس نے ہمیں دیکھا۔ دوڑ کر آیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر منتیں کرنے لگا۔ کہ

خدا کے لئے ایک بازی

کھیلو۔ ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ اسے یہی جنون ہے۔ یہی حالت اور بعینہٖ یہی کیفیت روحانیت میں بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ ایک شخص روزے رکھنے لگتا ہے۔ تو بس ہی نہیں کرتا یا ہر وقت نمازیں ہی پڑھتا رہتا ہے۔ کبھی چندہ دینے پر آئے تو ساری عمر کا اکٹھا ہی دیدیتا ہے۔ اور ایسا دیتا ہے۔ کہ تندرست کا کوئی خیال ہی نہیں رہتا۔ بظاہر تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتنا نیک ہے۔ جو کچھ گھر میں تھا لا کر چندہ میں دے دیا۔ لیکن یہ نیکی نہیں۔ یہ

جنون یا خراب عادت کی علامت

ہوتی ہے۔ اصل نیکی وہ ہے جس کا انسان استقلال سے پابند ہو کیونکہ وہ خدا کے لئے ہوگی۔ جس میں انسان

سارے پہلو

مدنظر رکھے۔ یہ نہیں کہ اس پاگل کی طرح شطرنج ہی کھیلتا رہے اور سب کچھ فراموش کر دے۔ یوں تو شطرنج بادشاہ اور امراء بھی کھیلتے ہیں۔ تاریخی حیثیت کا تو مجھے علم نہیں۔ لیکن روایتاً سنا گیا ہے کہ

سکندر اعظم

کو جن چیزوں سے انتہا درجہ کی محبت تھی۔ ان میں سے ایک شطرنج کی کھیل بھی۔ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔ اور بڑے بڑے سمجھدار اور بادشاہ بھی اسے کھیلتے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی پاگل نہیں کہتا۔ کیونکہ وہ دنیا کے اور کام بھی کرتے ہیں۔ پاگلخانہ میں محبوس شطرنج کے کھلاڑی کو اگر پاگل کہتے ہیں۔ تو اس وجہ سے کہ وہ اور کوئی کام سوائے شطرنج کھیلنے کے نہ کرتا۔ اسی طرح جو شخص روزے ہی رکھتا چلا جائے۔ اور نماز حج زکوٰۃ سب کچھ چھوڑ دے یا نمازیں ہی پڑھتا رہے۔ اور باقی تمام ارکان اسلام ترک کر دے۔ تو وہ بھی پاگل سمجھا جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ

شاہ ولی اللہ صاحب کی ایک بیٹی

تھیں۔ انہوں نے اپنے بھائی شاہ محمد اسحاق صاحب سے کہا۔ کہ میں ذکر الٰہی میں آتنا مزا محسوس کرتی ہوں۔ کہ سمجھتی ہوں۔

نوافل سے ذکر زیادہ مفید

ہوگا۔ اس لئے اب میں نفل چھوڑ کر ذکر پہ زیادہ زور دیتی ہوں۔ اور صرف فرض اور سنتیں ہی پڑھتی ہوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ بہن آپ میں

جنون کا مادہ

بڑھ رہا ہے۔ جو آپ سے پہلے سنتیں اور آخرکار فرض بھی چھوڑا دیگا لیکن انہوں نے کہا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ سنتیں تو وہ طریق ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا بتایا ہے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد انہیں سنتیں ترک کر کے ذکر ہی کرنے کا خیال پیدا ہونا شروع ہوا۔ لیکن ان کی طبیعت کے اندر چونکہ سعادت تھی۔ اس لئے وہ سنبھل گئیں۔ اور بھائی سے بیان کیا۔ کہ اب تو وہی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ کوئی علاج بتاؤ۔ انہوں نے روحانی طریق پر یہ علاج بتایا۔ کہ

ذکر کے بجائے لاحول

پڑھا کرو۔ وہ ان کے بتائے ہوئے طریق پر لاحول پڑھتی رہیں۔ ایک دن وہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی تھیں۔ کہ

کشفی حالت

میں دیکھا۔ مصلے کے دوسرے سرے پر ایک بندر بیٹھا ہے۔ جس نے کہا۔ میں شیطان ہوں۔ اور میں ست حزن۔ تجھ سے فرض بھی

چھڑا دیتے تھے۔ لیکن تیرے بھائی نے شرارت کی۔ تو شیطان نے ان سے نیکی ہی کرائی۔ لیکن ایک طرف اتنا متوجہ کر دیا۔ کہ دوسری سب نیکیاں بھلوا دیں۔ ایسی کیفیت درحقیقت یا تو جنون کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یا شیطانی اثرات کا۔ اور جس طرح دورہ کا ہونا نیکی نہیں۔ اسی طرح ایک نیکی کی طرف ہی متوجہ ہو جانا نیکی نہیں ہمیں اسلام نے ہر بات سکھائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ انسان کو جب

جنت میں داخل

کیا جائیگا۔ تو اسے ایک پل سے گزرنا ہوگا۔ جس کا نام صراط ہے۔ وہ بال اور تلوار کی دھار سے بھی زیادہ باریک ہوگا۔ گزرنے والے نے اگر ذرہ بھی غفلت کی۔ تو کٹ کر نیچے جا پڑے گا۔ لوگ سمجھتے ہیں مرنے کے بعد واقعی کوئی ایسا پل ہوگا۔ لیکن ہر عقلمند سوچ سکتا ہے۔ ایسے باریک پل سے انسان گزر کیونکر سکتا ہے اس پر سے گزرنے کے لئے یا تو انسان مداریوں کی طرح کرتب وغیرہ جانتا ہو۔ جو رسوں پر چلتے ہیں۔ یا پھر یہ کہ خود خدا تعالیٰ سکھا دے۔ اگر دوسری صورت ہے تو سکھا کر گزارنے کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ یونہی گذار دیا جائے۔ پس نہ تو یہ خیال صحیح ہے۔ کہ خدا تعالےٰ خود ہی سکھا کر گزار دیگا۔ اور نہ یہ کہ مداریوں جیسے کرتب جاننے والے ہی گزر سکیں گے۔ دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بتایا ہے۔ کہ جنت میں ایسے

نازک رستے

سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ کہ اگر انسان ہوشیار نہ ہو۔ تو دوزخ میں گرنیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں اگر اگلے جہان میں اس کی تمثیل بھی ہو جائے تو کیا ہے۔ وہ ماضی کا ایک نظارہ ہوگا جو دکھایا جائے گا۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس میں یہ بتایا ہے۔ کہ مومن کو دنیا میں ہوشیار رہنا چاہیئے وہ کوئی نیکی نہ چھوڑے اور استقلال کے ساتھ سب نیکیاں کرتا رہے۔ اور کبھی یہ نہ خیال کرے۔ کہ میں نے جو کچھ کر لیا ہے کافی ہے۔

مومن کے لئے

ہوشیار رہنا۔ ساری نیکیاں کرنا اور پھر استقلال دکھانا بہت ضروری ہے *

میں نے اپنے دوستوں کے متعلق دیکھا ہے۔ کہ اکثر میں استقلال کم ہے۔ اگر تبلیغ کرنے کا اعلان کیا جائے۔ تو کرنے لگیں گے۔ مگر دوسری نیکیاں مثلاً اہل محلہ کی خبر گیری۔ نماز چندہ وغیرہ کا خیال اتنا نہیں رہیگا۔ اور اگر کسی وقت چندہ کے لئے کہا جائے تو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چندہ کا ہی ذکر رہیگا۔ نہ نماز کا خیال رہیگا۔ نہ روزہ کا۔ نہ تبلیغ کا۔ ایسا چندہ کسی اجر کا باعث نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو ایک عادت ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی خاص کیفیت یا عادت کے ماتحت کچھ کرتا جاتا ہے۔ میں ایک دفعہ اپنے مکان میں ٹہل رہا تھا گلی میں

دو سکھ

جا رہے تھے۔ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا۔ اوپر تاپ سنگھا پکوڑے کھانے آں۔ اوپر تاپ سنگھا پکوڑے کھانے آں۔ میں نے جو گلی میں جھانکا۔ تو دوسرا سکھ گلی کے دوسرے سرے پر جا چکا تھا۔ مگر وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے کہے جا رہا تھا۔ اوپر تاپ سنگھا پکوڑے کھانے آں۔ بعینہ یہی حالت ہمارے بعض دوستوں کی ہوتی ہے جس بات پر خطبہ پڑھا جائے۔ اس ہفتہ بس وہی کام کرنے کا انہیں خیال ہو جاتا ہے۔ اور باقی سب ختم ہو جاتے ہیں وہ یہ نہیں خیال کرتے۔ کہ ہم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا۔ کہ تم نے فلاں خطبہ والی نیکی کی تھی۔ یا نہیں۔ بلکہ یہ سوال ہوگا۔ کہ

ساری نیکیاں

کی تھیں۔ یا نہیں۔ خطبہ کی غرض صرف یاد دلانا ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی کسی نیکی کو بھول جائے۔ تو یاد دلایا جائے۔ لیکن صرف اسے شروع کر کے باقی کو فراموش کر دینا تباہ کن ہے۔ اور یہ روحانیت کو قتل کرنے کا

افسوسناک طریق

ہے۔ جب کسی خاص امر کی طرف متوجہ کیا جائے۔ تو چاہیئے۔ کہ اس پر بھی عمل کریں۔ اور باقی بھی نہ چھوڑیں اور برابر کرتے جائیں جب تک کہ خود نہ کہا جائے۔ کہ بس کرو *

میں نے گزشتہ سال نصیحت کی تھی۔ کہ دوست

ہفتہ میں کم از کم ایک دن تہجد

ضرور پڑھا کریں۔ کئی دوستوں نے پڑھنا شروع کیا۔ مگر بعض نے پھر کچھ عرصہ کے بعد بند کر دیا۔ پھر

چندہ خاص

کی تحریک ہوئی۔ اور ناظر صاحب بیت المال نے مجھے بتایا ہے۔ کہ بعض دوست جن کی طرف بقائے رہ گئے تھے۔ جب ان کو پھر تحریک کی گئی۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اب تو ہمارے بھائی دے چکے۔ اب ہمارے دینے کی کیا ضرورت ہے۔ فرض کرو۔

قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ ان سے کہے۔ کہ اب تو تمہارے بھائی جنت میں چلے گئے۔ تم دوزخ میں چلے جاؤ۔ اگر وہ اس جواب کو مان لینے پر آمادہ ہیں۔ تو بے شک چندہ کی ادائیگی کے متعلق یہ جواب دیدیں۔ ورنہ چندہ تو

ہر مومن پر فرض

ہے۔ جبتک کوئی اپنا حصہ ادا نہیں کر لیتا۔ اس کے لئے تو دوزخ ہی ہے پھر میں نے صلح کی تحریک کی۔ اور دوستوں نے آپس میں خوب صلح کی۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ پھر لڑائیاں شروع ہو گئی ہیں جب اس تحریک کی طرف توجہ تھی۔ تو تبلیغ کیطرف سے غافل ہو گئے۔ اور پھر جب تبلیغ کی طرف متوجہ کیا گیا۔ تو چندہ کو بھول گئے اگر خطبات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس امر کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس کے سوا باقی سب چھوڑ دو۔ بلکہ یہ طریق ہونا چاہیئے۔ کہ باقی کے ساتھ اسے بھی شامل کر لو۔ اگرچہ

مخلصین کی ایک جماعت

ہے۔ جو ہر نیکی میں ترقی کرتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں۔ جن کی حالت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے *

گزشتہ ایام میں میں نے

کشمیر کے لئے چندہ

کی تحریک کی تھی۔ دو ماہ تو خوب کوشش کی گئی۔ مگر اب پھر بند ہے۔ حالانکہ کام پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ گویا ایسی حالت ہے۔ جیسے کسی نے افیون کھائی ہوئی ہو۔ اور اسے بار بار ہلانا پڑتا ہو۔ باہر کی جماعتوں نے تو اس کی طرف توجہ کی ہے لیکن

قادیان کی جماعت

نے اس میں پوری طرح حصہ نہیں لیا۔ بے شک دوستوں نے چندے دیئے ہیں۔ لیکن اس اصول پر نہیں۔ جو میں نے مقرر کیا تھا۔ کہ باقاعدہ ایک پائی فی روپیہ چندہ دیا جائے۔ بعض محکموں نے اس پر عمل کیا ہے مگر یہاں باقی آبادی کارکنوں سے زیادہ ہے۔ اس طرف بھی مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ کام ابھی بند نہیں ہوا۔ بلکہ بڑھ رہا ہے۔ جب قادیان والوں میں استقلال نہ ہو۔ تو باہر والے معذور ہیں۔ یہ

مظلوم قوم کے لئے قربانی

بالکل معمولی ہے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ استقلال سے کام کیا کریں۔ اور جب کوئی کام کرنے کا وعدہ کریں۔ تو انتہا تک کرتے جائیں۔ اور پھر اگر کسی تحریک میں حصہ لیں۔ تو دوسری تحریکات کو نہ بھول جائیں۔ مثلاً یہ

آخری مہینہ بجٹ پورا کرنے کا

ہے۔ اگر اسکی تحریک کی جائے۔ تو باقی ضروری تحریکوں کو نہ بھول جائیں نیکی یہ ہے۔ کہ سارے پہلو مدنظر ہوں۔ مکان چاروں دیواروں سے بنتا ہے۔ خزانہ اسی عمارت میں رکھا جا سکتا ہے جو

شش جہت

سے محفوظ ہو یعنی نیچے اوپر اور چاروں طرف سے۔ روحانیت بھی اسی طرح ہے۔ یہ بھی اسی صورت میں محفوظ رہ سکتی ہے جب ہر پہلو مکمل ہو جو ایک پہلو کو بچاتا ہے۔ اور باقیوں کا خیال نہیں کرتا۔ عین ممکن ہے شیطان کسی طرف سے حملہ آور ہو۔ اور اس کے ایمان کو لوٹ کر لے جائے انسان کو اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے باوجود اگر کوئی کوتاہی رہ جائے۔ تو خدا تعالےٰ بنیا نہیں۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کا بندہ ہمت اور پورے زور کے ساتھ کوشش کر رہا ہے۔ تو وہ سارے قرضے معاف کر دیتا۔ بلکہ اپنے پاس سے بھی دیدیتا ہے لیکن جو کوشش ہی نہیں کرتا۔ وہ ضرور مواخذہ کے نیچے ہے *

گلینسی کمیشن کی سفارشات کے متعلق مہاراجہ صاحب کشمیر کا اعلان

مذہبی مقامات کی واگذاری۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کے حقوق۔ چند ٹیکسوں کی تنسیخ اور بعض دیگر انتظامات

گلینسی کمیشن کی سفارشات کے متعلق مہاراجہ بہادر نے حسب ذیل اعلان شایع کیا ہے:۔

سری نگر سہ شنبہ مہاراجہ کشمیر نے گلینسی کمیشن کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے۔ کہ ان کے جلد سے جلد نفاذ کا بندوبست کیا جائے۔ مہاراجہ صاحب کا اعلان ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مذہبی مقامات

مہاراجہ صاحب نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ مقامات مذہبی کی واپسی کے احکام پر نہایت پابندی سے عمل کیا جائے۔ اور جموں اور کشمیر کے گورنروں کو اس بات کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے۔ کہ وہ ان احکام کی تعمیل کا بندوبست کریں۔ سرینگر میں مدین صاحب کی خانقاہ کو اس وقت فوراً مسلمانوں کے سپرد کر دیا جائے۔ جبکہ شیعہ فرقہ کی طرف سے انجمن اسلامیہ ان کے مطالبہ کی تصدیق کر دے اسی طرح سرینگر کا وہ میدان بھی مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے۔ جو عید گاہ کے نام سے مشہور ہے۔ بشرطیکہ مسلمان اس بات کا تحریری وعدہ کریں۔ کہ اس کو چراگاہ اور مقام تفریح کے طور پر استعمال کرنے کا جو حق عوام کو حاصل ہے۔ وہ بدستور قائم رہیگا۔ جموں کی خانقاہ صوفی شاہ اور مسجد باہو بھی بہت جلد مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں۔ جموں کی خانقاہ داتا کا انتظام بھی صرف مسلمانوں کے سپرد کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ دیگر مساجد اور مندروں کے حوالی کے متعلق بھی جونہی ان کے متعلق تفصیلی حالات معلوم ہو جائیں مہاراجہ صاحب کی حکومت کی پالیسی کے مطابق عملدرآمد کیا جائے:

جہاں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے۔ کہ کسی مقدس جگہ کو ریاست نے تیسری پارٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ تو جائداد متنازعہ فیہ کو حقیقی حقدار کے سپرد کر دیا جائے۔ اور موجودہ قابض کو ایسے حقدار سے کسی قسم کے تاوان وصول کرنے کا حق حاصل نہ ہو۔ اور اگر عدالت کسی تاوان کا فیصلہ صادر کرے۔ تو اس کی ادائیگی کا ریاست خود انتظام کرے گی:

تبدیل مذہب کی اجازت

جہاں کہیں اذان کے خلاف کوئی شکایت پیدا ہو۔ اس کی فوراً تحقیقات کی جائے۔ اور جرم ثابت ہونے پر اس کو مؤثر طور پر دبا دیا جائے۔ اور ملزم کو عبرت آموز سزا دی جائے۔ پولیس یا کسی اور سرکاری ملازم یا غیر ملازم کی طرف سے اگر کسی غیر مسلم یا تبدیل مذہب کے کسی آرزومند کو روکا جائے۔ تو ایسے لوگوں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ اور ذمہ وار لوگوں کو نہایت سخت سزائیں دی جائیں۔

تمام سرکاری عہدیداروں کو اپنا فرض قرار دینا چاہیئے۔ کہ اس نوع کے اشتعال انگیز افعال کے خلاف نہایت سخت کارروائی کی جائے۔ اور یہ لحاظ نہ کیا جائے۔ کہ ملزم کا کس فرقہ یا مذہب سے تعلق ہے۔ ہائی کورٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ماتحت عدالتوں کو ہدایت دیں کہ ایسا الزام ثابت ہونے پر جرم کی اہمیت کے مطابق سخت ترین سزا دینے سے ہرگز گریز نہ کیا جائے:

مہاراجہ بہادر کو یقین ہے۔ کہ تمام اقوام کے رہنما کمیشن کی تجاویز کے مطابق اپنے پیروؤں کو دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے کی مؤثر تلقین کریں گے:

محکمہ تعلیم

پرائمری تعلیم کا ایک مستقل پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ اور اسے ہر حال میں مکمل رکھا جائے۔ ایک ایسا نقشہ تیار کرنا چاہیئے۔ جس سے گذشتہ اور آئندہ تین سال کی کارروائی کا اندازہ ہو سکے۔ سکولوں کی تعمیرات کا پروگرام بھی تیار ہونا چاہیئے۔ اور محکمہ یہ رپورٹ کرے کہ آیا کمیشن کی یہ رپورٹ کہ دیہات میں سکول کھولے جائیں۔ اور انہیں معقول امداد دی جائے۔ فوری طور پر قابل عمل ہے یا نہیں۔ عربی کے اساتذہ کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ اور ان کی تبدیلیوں کو حتی الوسع روکا جائے۔ محکمہ کو مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کا بھی ایک نقشہ تیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ روپیہ فراہم ہونے پر حسب ضرورت ان میں توسیع ہو سکے۔ گورنر جموں یہ رپورٹ کرے۔ کہ آیا گمٹ دروازہ کے پاس والا قطعہ زمین اسلامیہ ہائی سکول کی عمارت کے لئے دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی اعتراض ہو۔ تو اس کے معاوضہ میں کوئی دوسری جگہ دی جائے۔ مسلمانوں کے خاص وظائف کو قابلیت کے حاصل شدہ وظائف کے برابر کر دیا جائے۔ اور یتیموں کے لئے وظائف کا انتظام کرنا چاہیئے۔ صنعتی تعلیم کے متعلق کمیشن کی رپورٹ کی سفارشات کے متعلق عمل کرنا چاہیئے۔ اور اس بات کا فوراً اندازہ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا سری نگر کے صنعتی سکول میں کسی انتظامی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ زنانہ مدارس میں اساتذہ، ذریعہ تعلیم اور پردہ کے انتظامات کے متعلق بھی کمیشن کی سفارشات پر عمل کرنا چاہیئے:

محکمہ تعلیم کے سیکرٹریٹ۔ کلرکوں۔ انسپکٹروں اور استادوں میں مسلمانوں کی تعداد کو فوراً بڑھایا جائے۔ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ایک خاص انسپکٹر مقرر کیا جائے۔ اور وہ صوبجاتی انسپکٹروں کے ماتحت نہ ہو:

ملازمتیں

متفرق ملازمتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تعلیمی معیار کی تجویز کی تائید کی گئی ہے۔ وزراء ریاست سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے محکموں کے تقرر کے متعلق رپورٹ کریں۔ اور یہ بتائیں۔ کہ نان گزیٹڈ اسامیوں کا تقرر کس کے سپرد ہو۔ اور وہ اسامیاں کس طرح پر کی جائیں۔ جن کی ماہوار تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تک ہو۔ پبلک ورکس چنگی اور چھاپے خانوں کے محکموں کے متعلق ان کے اعلیٰ افسروں سے یہ معلوم کیا جائے۔ کہ حالات اس قدر کیوں خراب ہیں۔ اور اگر یہی صورت ہے۔ تو تقرر کے اختیارات کو ان سے چھین کر محکموں کے وزراء کے حوالے کیوں نہ کیا جائے:

براہ راست تقررات کے سلسلہ میں کمیشن کی تجاویز کو مہاراجہ صاحب کی کامل تائید حاصل ہے۔ لہٰذا ان پر فوراً عمل درآمد شروع ہو جانا چاہیئے:

مالیہ

مہاراجہ صاحب کشمیر نے کمیشن کی اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ کہ تمام ریاست میں مالکانہ کی رسم ترک کر دیا جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں کمیشن کی عائد کردہ شرائط مدنظر رہیں۔ نذرانہ کے متعلق وزیر مال رپورٹ کرے۔ کہ کس قدر رقم وصول کرنی چاہیئے۔ یہ رقم بہر حال معقول اور مناسب ہو۔ ان مقامات کے متعلق رپورٹ کی جائے۔ جہاں فسادات رونما ہو چکے ہیں۔ اور یہ فوراً بتایا جائے کہ حالات کس حد تک درست ہو چکے ہیں۔ فسادات کے علاقوں میں لگان کی بقایا رقوم کے متعلق بھی رپورٹ کی جائے۔ جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فسادات کے علاقوں میں اظہار تاسف کیا جا رہا ہے۔ تو اس وقت ریاست کے مالکانہ کی رعایت کو فوراً نافذ کر دیا جائے۔ مہاراجہ صاحب نے کمیشن کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ جب ان علاقوں کے ساتھ بھی مساوی سلوک کیا جائیگا۔ جہاں فسادات ہو چکے ہیں:

ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے فسادات کے دور میں حکام ریاست کی امداد کی تھی۔ یا مظلومین کی جائداد یا جانوں کی حفاظت کی تھی۔ تو ان کا مالکانہ جہاں آج کل یہ وصول کیا

ہمیشہ کے لئے معاف کر دیا جائیگا۔ اور ایسے لوگوں کو نذرانہ کی رقوم سے بھی مستثنیٰ قرار دیا جائیگا۔

مہاراجہ صاحب نے کمیشن کی اس تجویز کی بھی تائید کی ہے۔ کہ ان زمینوں کے متعلق جن کی ملکیت بحالات موجودہ ریاست کے قبضہ میں ہے۔ اور لوگوں کو صرف حقوق زراعت حاصل ہیں۔ وہاں مالکانہ حقوق قائم کر دیئے جائیں۔ اور وزیر مال کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے زمینداروں کی حفاظت کے لئے کمیشن کے مجوزہ تحفظات پر غور کرے۔ اور پھر ان معاملات پر ایک رپورٹ پیش کرے چراگاہوں کے ٹیکس کے متعلق مہاراجہ صاحب نے اس تجویز کو پسند فرمایا ہے۔ کہ جموں سمبہ۔ اکھنور کاٹھوا جسمیر گڑھ میرپور اور بھمبر کی سات تحصیلوں میں کاہ چرائی کو منسوخ کر دیا جائے کمیشن نے اپنی رپورٹ میں انہی سات تحصیلوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ کاہ چرائی کے علاوہ جموں میں "دھار" بھی وصول کیا جاتا ہے۔ جب کشمیر کے صوبوں میں اس قسم کے دانہ ٹیکس موجود نہیں۔ تو اسے بھی منسوخ کر دیا جائے۔ کاہ چرائی کی فراہمی کے لئے صوبجات کی باہمی حدود کا تعین نہایت ضروری ہے۔ بوجڑوں اور دوسرے لوگوں سے کاہ چرائی اس وقت وصول نہیں ہونی چاہیئے۔ جبکہ وہ بھیڑ بکریوں کو میونسپل حدود میں ذبح کرنے کی غرض سے لائیں۔ وزیر مال یہ رپورٹ کرے۔ کہ آیا کاہ چرائی کی وصولی کے سلسلہ میں مختلف چراہوں کے درمیان کوئی حد فاصل قائم کی جا سکتی ہے۔

میرپور تحصیل میں ناتوڑ کا بقایا جو اب تک واجب الادا ہے معاف کر دیا جائے۔ لگان کی معافی و تنسیخ کے قوانین پر تمام ریاست میں ہر حال میں نہایت احتیاط اور پابندی سے عمل کیا جائے۔

تقسیم زمین

زمین کی تقسیم بہ اعتبار نوعیت پیمائش باچھ کی تقسیم اور دیگر معاملات میں جہاں یہ اندیشہ ہو۔ کہ متعلقہ لوگوں کو صحیح وقت پر اعتراضات کا موقع نہیں دیا گیا تھا۔ نہایت اچھی طرح تحقیقات کی جائے۔ کمیشن کی سرحدی اضلاع کی سفارشات جو کاہے گاہے شرح مبادلہ کے اعادہ پر مبنی ہیں۔ اور جن میں اناج کی پیشگی پر سود کی مقدار اور نوتوڑ کے تعین کی تصدیق کی گئی ہے۔ ان پر عملدرآمد شروع ہو جانا چاہیئے

درختوں کے متعلق زمینداروں کے حقوق

درختوں کے معاملہ میں زمینداروں کے کھیتوں میں اگے ہوئے اخروٹ کے درختوں کی کٹائی پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ایسے درختوں پر اگر کوئی وصولی ہوتی ہو۔ تو کٹائی کے بعد بند کر دی جائے۔ شہتوت کے درخت کے متعلق یہ چاہیئے۔ کہ ریشم کے کیڑوں کی تربیت کرنے والا محکمہ بیج کی تقسیم کے وقت ان زمینداروں کو ترجیح دے۔ جن کے کھیتوں میں درخت موجود ہوں۔ چنار کے درختوں کی حسب ضرورت کٹائی کے اختیارات تحصیلداروں کے حوالے کئے جائیں۔ درختوں کے معاملہ میں کمیشن کی سفارشات کو منظور کر لیا گیا ہے۔

جاگیرات

چکوں اور جاگیروں کے متعلق مہاراجہ صاحب نے کمیشن کے ساتھ اتفاق فرمایا ہے۔ کہ راج تلک عطیات کی مناسب تکمیل اور زمین کو دوسرے لوگوں کے سپرد کرتے وقت زمینداروں کے مفاد کو کوئی نقصان نہ پہنچنا چاہیئے۔ وزیر مال یہ رپورٹ کرے۔ کہ کمیشن کی تجاویز پر عمل پیرا ہونے میں اسے کوئی اعتراض تو نہیں۔ ان حالات میں جہاں زرعی زمین کو ریاست اپنے استعمال کے لئے حاصل کرے۔ وہاں ان زمینداروں کو جو بے دخل کئے گئے ہیں حتی الامکان اس قسم کی زمین کا معاوضہ کسی دوسری جگہ دیدیا جائے۔ اور کمیشن کی ان مجوزہ ترمیمات پر غور کیا جائے۔ جو ریاستی قانون کو پنجاب کے قانون انتقال اراضی کے برابر کرنے کے لئے کی گئی ہیں۔ اور وزیر مال کو چاہیئے کہ ان کے بغور مطالعہ کے بعد اپنی سفارشات پیش کرے۔ اصول امداد باہمی اور استعمال اراضی کی ترقی کے متعلق بھی متعلقہ وزیر کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔

رشوت ستانی کا انسداد

ہر ممکن کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ اخذ بے جا کے سلسلہ کو بالکل رد کر دیا جائے۔ یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وزراء اور محکموں کے اعلیٰ افسروں کو جائز اختیارات کی تفویض سے اپنے ماتحتوں کی کارگزاری کی نگرانی کے لئے بہترین مواقع حاصل ہو جائیں گے۔ نگرانی اور معائنہ میں ہر ممکن احتیاط اور تسلسل کی ضرورت ہے۔ تمام عہدیداروں کو تنبیہ کر دی جائے۔ کہ وہ ناجائز داد و ستد اور رشوت ستانی کو ہرگز برداشت نہ کریں۔ اور جو لوگ اس کے مجرم ہوں۔ انہیں عبرت آموز سزائیں دی جائیں۔

کار سرکار کے معاملہ میں تمام عہدیداروں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس امر کے متعلق اپنا یقین کریں۔ کہ جو کام لیا گیا ہے۔ اس کا پورا معاوضہ ادا ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔ اگر حالات اجازت دیں۔ تو بیگار "رسد" کے طریقہ کو بھی ٹھیکیداروں کے تقرر سے تبدیل کر دیا جائے۔ کسی حالت میں بھی کوئی چیز قیمت ادا کئے بغیر حاصل نہ کی جائے اور اعلیٰ حکام جب کبھی دورہ پر جائیں۔ تو اس قسم کی شکایات کے متعلق تحقیقات کریں

جنگلات

دیہات میں لکڑی کی تقسیم کے متعلق جو سفارشات کی گئی ہیں۔ ان پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ تمام فارسٹ افسروں کو اس معاملہ میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور وہ دیکھیں۔ کہ آیا زمینداروں اور دوسرے لوگوں کو وہ مراعات حاصل ہیں جن کے وہ حقدار ہیں۔ جنگلی جانوروں کے حملہ سے فصلوں کی حفاظت کی خاطر زمینداروں کے لئے ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں۔ وزیر انچارج کو بلا تاخیر یہ رپورٹ کرنی چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ میں کونسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور جب کوئی خاص اعتراض

موجود نہ ہو۔ تو اس سلسلہ میں اسلحہ کے لئے لائسنس کے حصول کی درخواستوں پر فوری اور ہمدردانہ توجہ دیجائے۔ "رکھوں" کی باہر زراعت کی توسیع کے لئے درخواستیں بھی خاص توجہ کی محتاج وزیر انچارج بلا توقف رپورٹ کرے۔ کہ آیا کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد میں اسے کوئی اعتراض ہے۔ محکمہ ... بات کا احساس دلایا جائے۔ کہ محصول کی ادائیگی کے متعلق استحقاقات کو فوراً پیش کر دیا جائے۔ اور اس حکم کی عدم تعمیل ... سخت ترین سزائیں دی جائیں۔ مقامی افسروں کو یہ ہدایت ... کہ وہ ان علاقوں کے باشندوں کے ساتھ مشورہ کریں۔ جو ... "دھرت" وصول کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس مقصد کا تعین ہو ... جس پر روپیہ صرف کیا جائے۔

ذرائع رسل و رسائل کی ترقی کے لئے مالی حالات ... نظر ایک مستقل پروگرام مرتب کیا جائے۔ اور کمیشن کی تجویز ... مطابق ایک نقشہ تیار کر لیا جائے۔ وزیر انچارج کو چاہیئے ... چوار شریف میں بہم رسانی آب۔ دریائے چناب کے کنارے ... کی طغیانی سے حفاظت اور رنبیر سنگھ پورہ تحصیل میں پانی کی ... اور گلگت وزارت میں پلوں کی مرمت کے متعلق رپورٹ کرے ... داری کے معاملات میں کمیشن کی تجاویز پر عمل کیا جائے۔ وزیر ... کو چاہیئے۔ کہ ان مقامات کے متعلق رپورٹ کرے۔ جہاں ٹن ... کرنے اور ٹھیکہ دینے کے اشتہارات شائع ہوں۔ اور جو احکام ... ہوں۔ انہیں ریاست کے گزٹ میں شائع کیا جائے۔

سری نگر شہر میں نالیوں کی تعمیر اور گلیوں کی توسیع کا کام ... رہنا چاہیئے۔ اور جس قدر حالات اجازت دیں۔ مالی امداد کی جا ... جموں میں مسلمانوں کے قبرستان تا سڑک کی تعمیر کے ... پر بھی مناسب غور کیا جائے۔

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کو کمیشن کی سفارشات پر توجہ ... چاہیئے۔ کہ شفاخانوں میں دائیوں کا بندوبست کیا جائے ... اور ان کے تقرر کے لئے درخواست کی جائے۔ وزیر انچارج ... اور ریشم بافی کی صنعت اور پھلوں کی زراعت پر نہایت ... مخلصانہ توجہ کرے۔ اس مرض کا بھی نہایت مستعدی سے ... کیا جائے جو سالہا سال سے کشمیر کے باغات کی تباہی کا باعث بنا ہوا ہے۔

ریشم کے کیڑوں کی تربیت کے محکمہ کے متعلق بھی رپورٹ ... کی جائے۔ اور بغیر کسی تضییع اوقات کے اس مسئلہ ... غور کیا جائے۔ کہ آیا کشمیر کے اس محکمہ میں کسی انتظامی ... تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بہم رسانی کے ٹھیکوں میں یہ ... ہونی چاہیئے۔ کہ مقامی صناعوں کی امداد کی جائے۔ طریق ... میں اختصار کے متعلق کمیشن کی تجاویز کی تائید کی جاتی ...

اور اس پر عمل درآمد کا انتظام ہو جانا چاہیئے۔ دھرم ارتھ فنڈ کے متعلق ایک مالی گوشوارہ بلا تاخیر پیش کیا جائے۔ اس فنڈ کا بقایا کمیشن کی تجویز کے مطابق ان نفع آور مقاصد کی ترقی کے لئے صرف کیا جائے۔ جو اوقاف کے مقاصد کے مطابق ہوں۔ گئو شالوں کے قیام اور بہم رسانی آب کے مسائل پر خاص توجہ کی جائے۔ امرناتھ جی کی یاترا کے سلسلہ میں چاری کی تبدیلی کے متعلق جو احکام جاری ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ اس قسم کے رخنہ بیجا کے معاملات کی مناسب تحقیقات کی جائے۔ اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ قبیح رسم اب تک قائم ہے۔ تو اسے دبانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

گوشت کی خرید

کمیشن کی سفارشات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اور اس پر عمل شروع ہو جانا چاہیئے۔ صوبجات کے گورنروں کو ان مقامات کے متعلق تجاویز پیش کرنی چاہئیں۔ جہاں گوشت کی فروخت مذہبی جذبات کے منافی ہو۔ اور ایسے مقامات کے متعلق احکام جاری کر دیئے جائیں۔

قصائیوں کی دکانیں صرف رام نومی۔ جنم اشٹمی۔ مہاراجہ بہادر اور ولیعہد بہادر کے جنم دنوں پر مستقل طور پر بند رہیں گی۔ اس معاملہ میں بعض جماعتوں کو جو استثنا حاصل ہے۔ اسے منسوخ کر دیا جائیگا۔

عید اضحیٰ اور دوسری مذہبی تقریبات پر جہاں بکرے کی قربانی لازمی ہو۔ کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ اور پبلک کے تالابوں۔ غسل خانوں۔ اور پانی پینے کے مقامات پر کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جائیگا۔ اس میں وہ تالاب مقصود ہیں۔ جن پر کسی خاص قوم کو قبضہ کا حق حاصل نہ ہو۔

صغر سنی کی شادیاں

کمیشن کی سفارشات کو جو بدنظمی کو دور کرنے کی غرض سے کی گئی ہیں۔ اختیار کیا جائے۔ اور متعلقہ عہدیداروں کے نام ضروری ہدایات جاری کر دی جائیں۔ اس سلسلہ میں کمیشن کی سفارشات مہاراجہ صاحب کے نزدیک قابل تسلیم ہیں۔ لیکن وزیر انچارج کو یہ رپورٹ کرنی چاہیئے۔ کہ آیا ان سفارشات کی بہ تمام و کمال تعمیل میں کوئی اعتراض تو نہیں۔ اور چراٹ ٹیکس کشتی ٹیکس۔ اور سڑکوں کے ٹیکس کے لئے مقامی باشندوں کے سرٹیفکیٹ جو نمبرداروں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ خیمہ کے نصب کرنے کی جگہوں کے ٹیکس کی تنسیخ۔ نشاط باغ اور شالامار باغ میں داخلہ پر دوسری کی مشترکہ ایجنسی کے متعلق خاص طور پر معلومات مطلوب ہیں۔

قانون مطابع

مہاراجہ صاحب اس معاملہ پر توجہ فرما رہے ہیں۔ کہ ایک ایسا قانون مطابع نافذ کیا جائے۔ جو برٹش انڈیا کے قانون کی دفعہ ... کے مطابق ہو۔ اور اس کے متعلق احکام جاری ہو جائیں گے۔

میر واعظ یوسف شاہ کی غداری

اگر کوئی شخص مندرجہ ذیل واقعات کو غلط ثابت کر دے۔ تو ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتے ہیں کہ فوراً پانچسو روپیہ بطور تاوان ادا کریں گے۔

(۱) سب سے پہلے میر واعظ مولوی عتیق اللہ صاحب نیز یوسف شاہ صاحب نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ معاہدہ کیا۔ ان کو اور دیگر نوجوانوں کو اکسایا کہ وہ پنڈت بلہ کاک در کو نمائندہ تسلیم نہ کریں۔ اور اس طرح فرقہ وارانہ جذبات پیدا کرائے۔

(۲) اسد اللہ صاحب وکیل اور یوسف شاہ صاحب کی آپس میں اس بناء پر مخالفت تھی۔ کہ یوسف شاہ صاحب نے جو بد دیانتی مدرسہ کی نسبت کی تھی۔ اسد اللہ صاحب کو اس پر اعتراض تھا۔ اس وجہ سے سب سے پہلے اسد اللہ صاحب وکیل کی غداری کو زیر بحث لانے والا اور اس کی غداری کا اعلان کرانیوالا یوسف شاہ تھا۔ چنانچہ بارہا اسی ذاتی عداوت کی بناء پر میر یوسف شاہ نے اسد اللہ کی قلعی کھولی اور لعنت ملامت کی۔ اس کے مقابلہ میں بارہا اسد اللہ وکیل نے اصرار کے ساتھ کہا کہ یوسف شاہ بددیانت ہے۔

(۳) یوسف شاہ نے ۱۳ جولائی کے موقعہ پر۔ نیز اس کے بعد بار بار جاہلوں کو ترغیب دی۔ کہ تمہارا گولیوں کے ذریعہ مر جانا شہادت ہے۔ چنانچہ ۱۳ جولائی کے مظلوم خانقاہ نقشبند صاحب کے صحن میں جس جگہ دفن ہوئے۔ اس کا نام انہوں نے روضۃ الشہداء رکھوایا۔ اور شہید ہونے کے متعلق پہلے مولوی میرک شاہ صاحب سے مشورہ لیا۔ اسی فتوے کی بناء پر صدہا غریب مسلمان گولیوں اور سنگینوں کے ذریعہ مروائے گئے۔ یوسف شاہ کے اکسانے پر ہی صدہا لوگ خانماں برباد ہو گئے۔ عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ بچے یتیم ہو گئے۔

(۴) یوسف شاہ نے شوپیاں میں جا کر زہر آلود وعظ کیا۔ اور بہت سے نمائندگان شوپیاں میں مقرر کئے۔ اس وعظ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شوپیاں کے بیکس مسلمان پیسے گئے۔ قتل کے مقدمات میں مبتلا ہوئے۔ اور تمام نمائندگان آرڈی نینس کے ماتحت نظربند کئے گئے۔

(۵) یوسف شاہ ہی وہ شخص تھا۔ جس نے غور و فکر کے بعد مطالبات پر دستخط کر دیئے۔ اور آزاد اسمبلی کے مطالبہ سے بیزاری ظاہر کی۔

(۶) جب اشائی اور شال کے نام وارنٹ جاری ہونے تو یوسف شاہ نے اپنے بھائی یحییٰ اور میر علی خلیفہ اس لئے مقرر کئے۔ کہ لوگ ڈنڈے لے کر شال کے مکان پر جمع ہوں جن کا نتیجہ دوسرے روز ہی مارشل لاء کا نافذ ہونا اور مسلمانوں پر مصائب کا نزول تھا۔

(۷) یوسف شاہ صاحب نے اسلام آباد سہند وغیرہ مقامات میں شیر کشمیر کا تعارف کرایا۔ اور لوگوں کو شیر کشمیر کا ساتھ دینے کی تلقین کی۔ کیونکہ یوسف شاہ کا خیال یہ تھا۔ کہ شیر کشمیر کو اپنا آلہ کار بنا کر ذاتی فوائد حاصل کرے۔ لیکن شیر کشمیر چونکہ ایک پاک ضمیر نوجوان ہے اس لئے فاسد غرض کا آلہ کار نہ بن سکا۔ اور یوسف شاہ نے مخالفت شروع کر دی۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کو مصیبت میں پھنسانے والا۔ اور ان کو اکسانے والا۔ فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے والا۔ مذہب کے نام پر لوگوں کو فسادات کی ترغیب دینے والا یہی واعظ یوسف شاہ تھا۔ لیکن اب وہی کہتا ہے۔ کہ مسلمان شہید نہیں ہوئے۔ بلکہ حرام موت مرے۔ اور حکومت کے منشاء کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے والے باغی اور بدمعاش ہیں ہمیں مطالبات کی کیا ضرورت ہے۔ ہندوؤں کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ جس کے بدلے میں ہندو یوسف شاہ کے مداح ہیں اور اخبار عام میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ ان دونوں حالتوں کے درمیان میر واعظ پنجاب گیا۔ احراری بنا۔ اور آزاد اسمبلی کا مطالبہ کیا۔ واپس آ کر سری نگر میں وعظ کیا کہ میں احراری ہوں۔ مگر دوسرے ہی دن احراریت سے توبہ کر کے سی۔ آئی۔ ڈی کا افسر بن گیا۔ ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہے۔ کہ میر واعظ نے شیر کشمیر کے خلاف تاریں دلوائیں۔ مگر وعظ میں حلف اٹھا کر انکار کرتا ہے۔ کہ میں نے کوئی تار نہیں دلوائیں۔

غرض اس مفسد واعظ کی شرارتوں سے صدہا مسلمان قید و بند میں گرفتار ہو گئے۔ ان کی جائدادیں ضبط ہو گئیں بیسیوں عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ بچے یتیم ہو گئے۔ مگر کچھ لوگ ہیں جو ابھی تک اس کو مذہبی واعظ سمجھتے ہیں اور اس کی مدد کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ خدا کے خوف سے ڈریں۔ اور ایسے شخص کی ہاں میں ہاں ملانا چھوڑ دیں جس نے قوم کے ساتھ نہایت مصیبت کے وقت میں غداری کی۔

مسلم نوجوانان کشمیر

بذریعہ منشی غلام احمد فاروقی

وصیتیں

نمبر ۳۶۱۸ :- میں عبدالحمید ولد عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت
کھوکھر عمر ۲۵ سال سکنہ جلینی ڈاکخانہ شرقپور تحصیل شاہدرہ
ضلع شیخوپورہ تاریخ بیعت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و
اکراہ آج بتاریخ ۱۲ $\frac{6}{31}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے - صرف مبلغ ۱۶/۵
روپیہ ماہوار آمدنی ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا
$\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتا
رہونگا - میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت
ہو - اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہوگی - جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ کرکے رسید حاصل
کرلوں - وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط
العبد :- عبدالحمید ہیڈ ماسٹر سکنہ محلانوالی
خاص ضلع شیخوپورہ تحصیل شاہدرہ - گواہ شد :- سید لال شاہ
احمدی مدرس آنبہ ضلع شیخوپورہ ۱۲ $\frac{6}{31}$ - گواہ شد :- محمد میر
احمدی میراں پوری حال چاہ میریاں ڈاکخانہ علی پور ضلع شیخوپورہ

نمبر ۳۵۵۱ :- میں خیر النساء زوجہ ڈاکٹر فضل کریم قوم شیخ
تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء قادیان دار الامان بقائمی ہوش
وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۵ $\frac{11}{31}$ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں - اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے -
زیورات مبلغ -/۱۲۰۰ و مہر -/۳۲ کل -/۱۵۲ - میں وصیت
کرتی ہوں - کہ مبلغ -/۴۰ اس وقت داخل خزانہ کرادئے ہیں
مبلغ -/۱۵۲ روپیہ کی ایک تہائی حصہ کی میں نے بحق صدر انجمن
احمدیہ وصیت کی ہے - باقی ماندہ مبلغ ۱۱/۱ روپیہ میری
وفات پر - اگر کوئی جائداد میری اس سے زیادہ ثابت ہو
تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی - فقط المرقوم مورخہ ۲۵ $\frac{11}{31}$
العبد :- خیر النساء موصیہ نشان انگوٹھہ
گواہ شد :- مرزا محمد اشرف محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان
گواہ شد :- مددخاں بقلم خود -

نمبر ۳۶۰۳ :- میں مساۃ عزیزہ بیگم زوجہ مستری محمد یعقوب صاحب
قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی
احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۶ $\frac{2}{32}$
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو -
اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر
انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں - تو ایسی جائداد
یا رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی - میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - مہر مبلغ -/۵۰۰ بذمہ شوہر ہے
زیورات قیمتی تخمیناً ۴۰/۵ روپیہ کل میزان -/۵۴۰ ہے
العبد :- عزیزہ بیگم موصیہ بقلم خود دستخط بحروف اردو
گواہ شد :- کاتب الحروف محمد شریف احمدی مولوی فاضل
دستخط بحروف اردو - گواہ شد :- محمد حمید الدین برادر
موصیہ دستخط بحروف اردو

نمبر ۳۵۹۹ :- میں مبارکہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن مسکین
قوم کھوکھر راجپوت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء
ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و
اکراہ آج مورخہ ۳ $\frac{1}{32}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -
میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو -
اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن
احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل
کرلوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ
سے منہا کردی جائیگی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل
ہے - صرف ایک سو پچاس روپیہ مہر اور کچھ نہیں - فقط
المرقوم ۳ جنوری ۱۹۳۲ء العبد :- مبارکہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن
مسکین - گواہ شد :- عبدالحق کاتب والد موصیہ بقلم خود
گواہ شد :- عبدالرحمٰن مسکین خاوند موصیہ ::

نمبر ۳۶۰۱ :- میں عبدالرحمٰن مسکین ولد کرم الٰہی قوم جٹ
پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۱۳ء سکنہ
قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس
بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۳ $\frac{1}{32}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - اس وقت میری
ماہوار آمد تخمیناً ۱۵/۷ روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا
$\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا
میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو - اس
کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -
فقط المرقوم ۳ جنوری ۱۹۳۲ء -
العبد :- عبدالرحمٰن مسکین موصی
گواہ شد :- عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
گواہ شد :- محمود احمد میڈیکل ہال بقلم خود

نمبر ۳۶۳۳: میں لطیفن زوجہ میر علی احمد صاحب قوم پٹھان عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰-۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا اس کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان واقع محلہ دارالفضل قادیان قیمتی آٹھ سو روپیہ کا ہے۔ طلائی زیور قیمتی ساٹھ روپیہ کا ہے۔ میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ کا ہے اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔

العبد:- لطیفن زوجہ میر علی احمد سکنہ قادیان۔ گواہ شد:- عطاء الرحمن مولوی فاضل جامعہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:- ماسٹر مولا بخش مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود

نمبر ۳۵۶۸: میں عبد الواحد ولد محمد حسن قوم کشمیری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ خنوبیاں تحصیل کولگام ضلع سری نگر۔ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲-۳-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اس وقت ۸/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان میں داخل کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبد الواحد کشمیری موصی مذکور مبلغ دعوۃ و تبلیغ۔ گواہ شد:- سید محمود عالم قادیان ۱۲-۳-۳۲۔ گواہ شد:- حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

یہ موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کوہ انجنی، نزول ابتدائی موتیابند وغیرہ، غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بوڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر کا ادنیٰ کرشمہ ہے، آپ اکسیر البدن استعمال کرکے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کرسکتے ہیں، قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچروپے، محصولڈاک علاوہ۔

حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کی ہی تعریف کرتے ہیں:- جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں، وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ "مجھے کمر درد کی سخت تکلیف تھی، یہانتک کہ اُٹھنے بیٹھنے سے بھی سخت لاچار تھا، آپکی دوا اکسیر البدن کے استعمال سے میری صحت بہت اچھی ہوگئی، واقعی یہ دوا مقوی اعصاب، مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے۔"

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہاری دنیا

چونکہ بعض نااہلوں کی طفیل اپنا اعتبار کھوچکی ہے۔ اس لئے آج ہم آپ کی تسلی کیلئے

اکسیر تسہیل ولادت

کے متعلق بے شمار آراء میں سے چند احباب کی آراء پیش کرتے ہیں

اکسیر تسہیل ولادت

آپ سے ایک دفعہ پہلے منگوا چکا ہوں جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی دو شیشیاں بذریعہ وی پی اور بھیج کر مشکور فرماویں۔ شیخ رحیم بخش امرتسر

اکسیر تسہیل ولادت

نے ایسا جادو اثر کام دکھایا ہے کہ اگر مسیحا کے نام سے پکارا جائے تو بجا ہوگا درد وغیرہ کی تمام تکالیف جو ولادت سے پیشتر ہوتی ہیں نہایت آسان ہوگئیں۔ اور خدا پاک کے فضل سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوگیا۔ اور بعد کی تکالیف بھی بالکل دور ہوگئیں۔ اللہ پاک جناب کو جزائے خیر دے۔ محمد شاہ پلیور

اکسیر تسہیل ولادت

کو میں نے پہلی دفعہ گھر میں استعمال کروایا تو پرماتما کی کرپا سے بلا تکلیف بچہ پیدا ہوا حالانکہ پہلا بچہ تھا مگر کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی لیکن دوسری دفعہ وقت آیا تو مجھ سے سستی ہوئی دوائی منگوا نہ سکا اور اتنی تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹر کو بلوانا پڑا۔ اب پھر آپ سے "اکسیر تسہیل ولادت" کو منگوا کر استعمال کروایا تو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ منوہر لعل سرگودہا

اکسیر تسہیل ولادت

میں نے گھر میں استعمال کروائی خدا کے فضل و کرم سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ عبد الواحد بروٹ

اکسیر تسہیل ولادت

یہاں پر چند مستورات نے استعمال کی ہے خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک شیشی میرے گھر کے لئے بھی بہت جلد بھیج دیں۔ ظفر الحق پشاور

اکسیر تسہیل ولادت

ایک شیشی بہت جلد بھیجدیں ایک بار پہلے بھی منگوائی گئی تھی واقعی آپکی دوا بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر نوازش علیخاں جگہ جگیبل

اکسیر تسہیل ولادت

نے خداوند کریم کے فضل و کرم سے کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ اب میرے ایک مہربان افسر کو ضرورت ہے۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ محمد اکبر سیالکوٹ

اکسیر تسہیل ولادت

نے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنا خاص اثر دکھلایا۔ کہ میری عزیز لڑکی ہر طرح کی تکلیف سے محفوظ رہی حالانکہ قبل ازیں ہر ایک ایسے موقعہ پر عزیزہ کو موت کا سامنا ہوتا رہا ہے۔ اس دفعہ نہ تو قبل از پیدائش اور نہ ہی بعد از پیدائش کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی الحمد للہ فالحمد للہ علیٰ ذالک محمد عبد اللہ سرگودہا

غرض آپ کی تسلی کیلئے بیشمار آراء میں سے چند کے اقتباس آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں "اکسیر تسہیل ولادت" واقعی مستورات کے لئے نعمت خداداد ہے جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے جو درد ہوتے ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے بالکل نہیں ہوتے۔ آپ یقین رکھیں اور صرف ایک اشتہاری دوائی سمجھ کر اس کے خداداد فائدہ سے محروم نہ رہیں۔ قیمت مع محصولڈاک اڑھائی روپے

منیجر شفاخانہ ولبیغیر سلانوالی۔ لاتی سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک کے سٹی ہال میں ۲۲ اپریل کو کمیونسٹوں نے ایک ہنگامہ آفرین مظاہرہ کیا۔ پولیس منتشر کرنے آئی۔ تو اس پر حملہ کیا گیا۔ دس پولیس مین زخمی ہوئے۔ آخر لاٹھی چارج کیا گیا۔ کئی لوگ نالیوں میں گر کر مجروح ہو گئے۔ فلیڈ لفیا میں بھی ایک اسی قسم کے مظاہرہ میں متعدد اشخاص کے مجروح ہونے کی اطلاع آئی ہے۔

دھاروار تعلقہ کے ایک گاؤں سے زبردست ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دن کے وقت ڈاکوؤں نے خشک گھاس کے ڈھیروں کو نذر آتش کر دیا۔ دو آدمی ہلاک کئے۔ اور بہت سے مکانات کا تمام مال و اسباب لوٹ کر لے گئے۔

انگلستان میں اس وقت تک موٹروں کو تالا لگانے کی ممانعت تھی۔ لیکن موٹروں کی چوری کی وارداتوں میں روز مرہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے وزیر ٹرانسپورٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ تالا لگانا ضروری ہوگا۔

مسلم لیڈران نے حقوق المسلمین کے متعلق چند روز ہوئے جو اعلان شائع کیا تھا۔ ناممکن تھا۔ کہ ہندو سبھا اس پر خاموش رہتی۔ چنانچہ اس نے بھی ایک اعلان کر کے حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر مسلمانوں کے مطالبات منظور کئے گئے۔ تو ہندو کسی آئین کو منظور نہ کریں گے۔

مسلمانوں کے اسی اعلان کے جواب میں سکھ لیڈروں نے بھی اعلان شائع کیا ہے جس میں اپنی قوم پرستی کے دعاوی اور مسلمانوں کو فرقہ پرستی کا طعنہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر یہ مطالبات منظور کئے گئے۔ تو پنجاب میں امن و خوشحالی عنقا ہو جائیگی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس نے ۲۳ اپریل کو اعلان کیا ہے کہ بنارس جیل میں کانگرسی قیدیوں نے فساد برپا کر دیا انہیں دوسری بارکوں میں لے جانا تھا۔ لیکن انہوں نے پہلی بارکوں سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ نیز دوسرے قیدیوں کو بھی مشتعل کیا۔ اٹھارہ وارڈر زخمی کر دئے۔ بڑی مشکل سے ان پر قابو پایا گیا۔

جماعت احمدیہ کے مشہور بزرگ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کے بھائی خان بہادر، احمد الہ دین صاحب حج کے لئے حجاز گئے ہوئے ہیں۔ جہاں آپ نے ایک لاکھ روپیہ نشر تعلیم کے لئے عطا فرمایا ہے۔ پچھلے دنوں آپ حیدر آباد میں طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لئے ایک لاکھ روپیہ عطا کر چکے ہیں

لندن سے ۲۲ اپریل کی خبر ہے کہ اسٹیل کے درآمد کی مجلس مشاورت کے فیصلے کے مطابق ماہ حال سے حدود برطانیہ میں آنے والی مصنوعات پر بیس فیصدی محصول لگایا جائیگا۔ فولادی سامان پر شرح مختلف ہوگی۔ یہ سلسلہ تین ماہ تک جاری رہیگا۔ اور اس عرصہ میں کوئی مستقل پالیسی اختیار کر لی جائے گی۔

حکومت یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ملازموں میں تخفیف کے بجائے جبری اور رضاکارانہ طور پر ملازموں کو رخصت دے کر کمی کو پورا کیا جائے۔

حکومت پنجاب نے "انگلستان سے گاندھی جی کی واپسی" "بمبئی کی طرف سے گاندھی جی کا استقبال" وغیرہ وغیرہ فلمیں ضبط کر لی ہیں۔

صوبہ سرحد کا دورہ ختم کر کے ۲۲ اپریل کو وائسرائے ہند معہ لیڈی ولنگڈن اور سٹاف کے کوئٹہ پہونچ گئے۔

اسمبلی کا آئندہ اجلاس شملہ کی ۲۲ اپریل کی ایک خبر کی رو سے ماہ جون میں منعقد ہوگا۔ اور امید ہے کہ اس وقت تک ملک معظم کی حکومت فرقہ وار تصفیہ کا اعلان کر دیگی۔ کیونکہ لوتھین کمیٹی کی رپورٹ اپریل کے آخر میں اور مشاورتی کمیٹی کی مئی کے آخر میں تیار ہو جائیگی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مئی کے آخر یا جون کے آغاز میں وائسرائے ہند غالباً انگلستان جائیں گے۔

چین و جاپان کے متعلق جنیوا سے ۲۲ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ شنگھائی کے تخلیہ پر بحث کا تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ لیگ اقوام نے اس کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اسے جاپان کی رضامندی یا عدم رضامندی کے بغیر ہی فیصلہ کے اختیارات دیدئے گئے تھے۔ جاپان کا خیال ہے کہ افواج کو واپس بلانے کا اختیار صرف شاہ جاپان کو ہی حاصل ہے اور اگر کمیشن نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ مقررہ وقت کے اندر جاپانی افواج واپس ہٹائی جائیں۔ تو اس میں شاہ جاپان کی بہت سبکی ہوگی۔

ٹوکیو سے ۲۲ اپریل کی خبر ہے کہ جاپانی قوم پرستوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر حرب نے کہا۔ کہ منچوریا میں سوویٹ افواج کا اجتماع نہایت تشویشناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ جاپان عزم صمیم کر چکا ہے کہ منچوریا کو ہر بیرونی طاقت سے محفوظ رکھیگا۔ اور اس معاملہ میں وہ لیگ یا کسی اور طاقت کی کوئی پرواہ نہ کریگا۔

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس منعقدہ جنیوا میں سر جان سائمن کی تجویز اور فرانس کے نمائندہ کی ترمیم سے یہ قرار داد منظور ہو گئی ہے کہ بعض خاص قسم کے اسلحہ جات کی ملکیت یا استعمال ان تمام سلطنتوں کے لئے ممنوع قرار دیدیا جائے جو بین الاقوامی برادری میں شامل ہو

جموں و کشمیر کی ریاستی فوج نے مسلمانوں پر جو مظالم کئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کے متعلق بازپرس کی جاتی۔ مہاراجہ صاحب نے ایک اعلان خوشنودی شائع کیا ہے۔ جس میں سپاہ کو اپنا فرض منصبی ادا کرنے پر مبارکباد دی گئی ہے

بنارس سے ۲۲ اپریل کی خبر ہے کہ ای آئی ریلوے کے مختلف مقامات پر ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے گئے ہیں

سرحدی کونسل کے مسلم ممبران نے دو پارٹیاں بنائی ہیں۔ ایک پروگریسیو پارٹی جس کے لیڈر نواب سر عبد القیوم ہیں۔ اور دوسری لبرل جس کے لیڈر نواب یار محمد خاں آف کوہاٹ ہیں۔

کانگرس کے اجلاس کے سلسلہ میں دہلی میں گرفتاریوں کا سرکاری تخمینہ ساڑھے چھ سو کے قریب ہے جو صرف چار روز میں کی گئیں۔

چار اکالی سکھوں نے ۲۴ اپریل کو لاہور میں لارڈ لارنس کے بت واقعہ مال روڈ کے ہاتھ سے تلوار اور قلم کا اگلا حصہ توڑ ڈالا اور چبوترہ کو بھی مسمار کر رہے تھے۔ کہ ایک پولیس مین نے دیکھ لیا۔ مزید پولیس فوراً پہونچ گئی۔ اور ملزم گرفتار کر لئے گئے۔

انڈیمان سے پنجاب کی جیلوں کو لائے جانے والے قیدیوں کے فرار کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے گورنمنٹ پنجاب نے ان میں سے ہر ایک کی گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔ ان میں سے ایک قریب ہی ایک گاؤں میں چھپا ہوا تھا۔ کہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔

سکھ لیڈر سردار امر سنگھ جھبال سابق صدر صوبہ کانگرس کمیٹی چونکہ امتناعی احکام کے باوجود سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔ اس لئے ۲۴ اپریل کو پولیس نے ان کے گاؤں میں جا کر انہیں گرفتار کر لیا

شرومنی اکالی دل کے صدر سردار تارا سنگھ ٹھیٹھر ۲۴ اپریل کو امرتسر میں گرفتار کر لئے گئے۔ آپ کو بھی امتناعی حکم ملا تھا۔

کٹک کی اطلاع مظہر ہے کہ ایڈیٹر اخبار "سماج" کے بھائی نے ایک پرنٹنگ مشین میں سر دیکر خود کشی کر لی۔

مسز سروجنی نائیڈو نے اپنی گرفتاری پر مسٹر گنگا دھر پانڈے کو کانگرس کا صدر نامزد کیا تھا۔ جسے دہلی میں ۲۵

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا